نظام جیل خانہ جات- عہد نبوی تا عہد عباسی

The Jail System from Prophetic Era to Era of Abassids

Kalsoom Razaaq
Ph.D Scholar, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore.

Abstract Crime and punishment is the core part of all leagal systems. The primary goal of punishment in Shariah is to prevent criminal activities and establish a just social and political system. Imprisonment is also a mode of punishment and was used in primal era of Islam. In the age of Prophet s.a.w. some evidences of imprisonment are found. In age of four Caliphate there was a proper system of jail and historians have mentioned how this system was established and funtional. In the next two regimes namely Umayyads andAbbasid there were jails constructed in all big cities. This article gives brief information of jail system in ancienct Islamic eras.
Keywords: Crime, Punishment, Caliphate, Jail, Imprisonment.

اسلام دینِ فطرت اور مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسلامی قوانین کو انسانی فطرت اور انسانی تہذیب و تمدن کے مطابق بنایا ہے۔ ہر شعبہ حیات میں اصلاح کے وہ زریں اصول دیئے۔ جن کی نظیر پوری تاریخِ عالم میں ڈھونڈنے سے نہیں ملتی۔ اسلام امن و سلامتی کا دین ہے اور معاشرے کو پر امن ماحول میں استوار ہونا دیکھنا چاہتا ہے۔ اس مقصد کے لئے اس نے عدل و قضاء اور جرم و سزا کا بھی ایک پورا نظام دیا ہے۔ اس میں حدود و تعزیرات اور قصاص و دیت کی صورت میں مختلف جرائم کی سزائیں مقرر کی گئی ہیں تا کہ معاشرے میں عدل و انصاف اور امن و امان کی فروانی ہو۔ ان سزاؤں میں سے ایک اہم تعزیری سزا "سزائے قید" ہے۔ جس مقصد کے لئے جیلوں کا نظام قائم کیا گیا۔ اگرچہ ابتداء میں سزائے قید دی جاتی تھی، لیکن جیلوں کا باقاعدہ نظام موجود نہ تھا۔ جیلوں کے نظام کا باقاعدہ آغاز حضرت عمر فاروقؓ کے عہد میں ہوا، جس کو عہد عثمانیؓ، عہد علیؓ، عہد بنو امیہ اور عہد بنو عباس میں مزید ترقی دے دی گئی۔

CC BY

عہد نبوی ﷺ ۔۔۔۔ جیل خانہ

عہد نبوی ﷺ معاشرے میں اصلاح اور بہتری قائم کرنے کا دور تھا اور مجرموں کی اصلاح کا تصور حضور ﷺ کی وسیع تر تعلیمات ہی کا نتیجہ تھا۔ اس وقت باقاعدہ طور پر مجرموں کو قید کرنے کا انتظام نہیں تھا، کبھی مسجد نبوی ﷺ کے ستون اور کبھی کسی کے گھر کو عارضی طور پر جیل خانہ / قید خانہ بنایا جاتا تھا۔

مولانا شبلی نعمانیؒ "سیرت النبی ﷺ" میں لکھتے ہیں کہ "قبیلہ بنی حنفیہ کا ایک آدمی ثمامہ بن آثال مسلمانوں کے ایک لشکر کے ہاتھ میں گرفتار ہو گیا تو حضور ﷺ نے اس کو مسجد نبوی ﷺ کے ایک ستون سے باندھ لیا۔ ثمامہ تین دن ستون سے بندھے رہے، حضور ﷺ آتے اور اس کا حال دریافت فرماتے، بالآخر تیسرے دن ثمامہ کو آزاد کر دیا گیا۔ مگر سچائی کی زنجیر ان کے پاؤں میں پڑ چکی تھی اور وہ کلمہ شہادت پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔(۱)

جرائم کے ارتکاب پر عہد نبوی ﷺ میں لوگوں کو قید میں رکھا جاتا تھا۔ مثلاً ایک شخص کو قتل کے الزام میں مدینہ میں نظر بند کیا تھا۔

عن بهزبن حكيم عن ابيه عن جده ان النبى ﷺ حبس رجلا فى تهمة۔(۲)

بھز بن حکیم نے اپنے دادا سے انہوں نے اُن کے دادا سے روایت کیا کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو الزام میں قید کیا تھا۔

نبی ﷺ نے قرض ادا نہ کرنے والے کو بھی قید کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لى الواجد يحل عرضه و عقوبته ۔ قال ابن المبارك: يحل عرضه يغلظ له، و عقو بته يحبس له(۳)

مالدار قرضدار کا ٹال مٹول کرنا اس کی سزا کو جائز بنا دیتا ہے ابن مبارک نے کہا کہ اس کی عرض حلال ہونے سے مراد اس کی تذلیل کرنا اور اس کی سزا قید کیا جانا ہے.

نبی ﷺ نے قتل کرنے والے کو قتل اور پکڑنے والے کو قید کرنے کا حکم دیا۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے:

ذا امسک الرجل الرجل و قتله الآخر، يقتل الذى قتل و يحبس الذى امسک(۴)

جب کوئی شخص کسی شخص کو پکڑ لے اور دوسرا اُسے قتل کر دے تو قتل کرنے والے کو قتل کیا جائے اور پکڑنے والے کو قید کیا جائے۔

عہد نبوی ﷺ میں ملزمان، مجرمان اور اسیر انِ جنگ کے لئے کوئی مستقل کیمپ یا قید خانے نہیں ہوتے تھے جس کی اہم وجہ وسائل کی کمیابی تھی۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کسی کو قید نہیں کیا۔ بلکہ نبی کریم ﷺ مختلف مقدمات میں ملزم کو حوالات بھی کی۔ نیز استیثاقی قید یعنی قرض کی ادائیگی پر مجبور کرنے کے لئے بھی قید کیا جاتا تھا۔

عہد صدیقیؓ۔۔۔جیل خانہ

حضرت ابو بکرؓ کا زمانہ چونکہ رسول اللہ ﷺ کے قریب کا زمانہ تھا۔ اس لئے تقریباً سزائے قید کے وہی طریقے آپؓ کے دور میں بھی کار فرما رہے۔ جو حضور ﷺ کے دور میں ہوتے تھے اور با قاعدہ جیل خانے نہ ہونے کے باوجود بھی جرائم کے مرتکبین کو سزائیں دی جاتی تھی۔(۵)

حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دورِ خلافت میں اگر کوئی شخص اپنے غلام کو قتل کر دیتا تو حضرت ابو بکرؓ اُسے قید کر دیتے تھے۔

> عن عبداللہ بن عمر و قال: کان ابو بکر و عمر لا یقتلان الرجل بعبدہ کانا یضربانہ ماۃ و یسجنانہ سنۃ و یحرمانہ سھمہ مع المسلمین سنۃ اذا قتلہ عمدا۔(۶)
>
> عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا ابو بکرؓ اور عمرؓ کسی شخص کو اپنے غلام کے قتل کے بدلے میں قتل نہیں کرتے تھے۔ وہ دونوں اُسے سو کوڑے لگاتے اور ایک سال کے لئے قید کر دیتے۔ اور ایک سال کے لئے مسلمانوں کو ملنے والا وظیفہ اس پر روک لیتے اگر اس نے قتل جان بوجھ کر کیا تھا۔

ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ مجرموں کو مارتے اور علاقہ سے نکال دیتے تھے (۷) اگر کوئی شخص دو دفعہ سزا بھگتنے کے بعد پھر چوری کر تا تو اس کے بارے میں ابو بکر کا حکم تھا کہ اسے قید میں ڈال دیا جائے۔(۸)

حضرت ابو بکر صدیقؓ کے عہد میں جرائم کے ارتکاب کرنے والوں کو قید بطور سزا کے دی جاتی تھی اور اس سلسلے میں مسجدِ نبوی ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے گھروں کی ڈیوڑھیوں کو جیل / قید خانے کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔

عہد فاروقیؓ۔۔۔۔ جیل خانہ

حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں اداروں کی تشکیل و تنظیم کا ایک مربوط سلسلہ شروع ہوا۔ ان اداروں میں سے ایک اہم ادارہ جیل خانہ جات ہے، جو عہد فاروقیؓ میں وجود پذیر ہوا۔ مولانا شبلیؒ "الفاروق" میں رقمطراز ہیں" جب ملک میں عدالتی نظام قائم ہو تو اس کے لئے پولیس کی بھی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ وگرنہ قاضیوں کے فیصلوں پر عمل مشکل ہو جاتا ہے۔ اسی لئے عہد عمرؓ میں پولیس کا محکمہ قائم کیا گیا جس کے لئے پھر جیل خانے بنانے پڑے۔ اس طرح عہد فاروقیؓ میں جیل خانہ جات کا نظام عمل میں لایا گیا"۔(۹)

تفسیر مظہری میں ہے:

قال مكحول ان عمر بن الخطاب اول من فی السجون و قال احبسه حتى اعلم منه التوبة(۱۰)

یعنی حضرت عمر بن الخطابؓ پہلے شخص ہیں جنہوں نے جیلوں میں قید کیا اور کہا: میں اس کو محبوس رکھوں گا یہاں تک کہ مجھے اس کی توبہ کا علم ہو جائے۔

حضرت عمرؓ نے مکہ میں ایک مکان خرید کر جیل خانہ / قید خانہ بنایا۔

اشترى نافع بن عبد الحرث دارالسجن بمكة من صفوان بن امية على ان عمر رضى فالبيع بيعه و ان لم يرض عمر فلصفوان اربعماۂ دينار و سجن ابن زبير بمكة۔(۱۱)

نافع بن عبد الحرث نے مکہ میں صفوان بن امیہ سے جیل کے لئے ایک مکان خریدا، اس شرط پر خریدا کہ اگر عمر راضی ہوئے تو یہ بیع ان کی ہو گی اور اگر راضی نہ ہوئے تو صفوان کو چار سو (درھم) دیئے جائیں گے اور ابن زبیر کا قید خانہ مکہ میں تھا۔

مکہ معظمہ میں جیل خانے کے قیام کے بعد مختلف اضلاع میں District Jails تعمیر کروائیں گئیں جہاں مجرموں کو رکھا جاتا تھا۔ جیل خانے تعمیر ہونے کے بعد سزاؤں میں تبدیلی ہوئی۔ مثلاً ابو محجن ثقفی بار بار شراب پینے کے جرم میں ماخوذ ہوئے تو آخیر دفعہ حضرت عمرؓ نے ان کو حد کی بجائے قید کی سزا دی۔(۱۲)

حضرت عمرؓ نے بیت المال کی نقلی مر بنانے پر قید کی سزا دی۔

"ان معن بن زائدة عمل خاتما على نفش خاتم بيت المال، ثم جاء به صاحب بيت المال، فاخذ منه مالا، فبلغ عمر فضربه ماءة و حسبه"۔(۱۳)

معن بن زائدۃ نے بیت المال کی نقلی مہر بنائی بیت المال کے ذمہ دار نے اُسے پکڑا اور اس سے مال نکلوایا، پھر عمرؓ کے پاس بھیج دیا۔ آپ نے اسے سو کوڑے لگائے اور جیل میں قید کر دیا۔

حضرت عمرؓ جھوٹے گواہ کو قید کی سزا دیتے تھے اور جیل میں بند کروا دیتے تھے۔

"عن عبد الله بن عامر قال اتى عمرؓ بشاهد، زور فوقفه للناس يوماً الى الليل يقول هذا فلان يشهد بزورفاعرفوه ثم حبسه"(14)

(عبداللہ بن عامرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا جھوٹے گواہ کو عمرؓ کے پاس لایا گیا تو آپؓ نے سارا دن رات تک اُسے لوگوں کے درمیان کھڑا رکھا اور کہتے یہ فلاں ہے جھوٹی گواہی دیتا ہے تا کہ لوگ اُسے جان لیں پھر آپ نے اُسے جیل میں قید کر دیا)۔

حضرت عمرؓ جو چور تیسری بار چوری کرتا اُسے جیل کی قید میں ڈال دیتے:

عن عبد الرحمن بن عائذ الازدی عن عمر انه اتی برجل قد سرق، یقال له سدوم، فقطعه ثم اتی به الثانية فقطعه ثم اتی به الثالثة، فارا دان يقطعه، فقال له على لا تفعل ، انما عليه يد و رجل ولكن احبسه۔(۱۵)

عبد الرحمن بن عائذ الازدی حضرت کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص چوری کرنے پر ان کے پاس لایا گیا جسے سدوم کہا جاتا تھا تو آپ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ جب دوسری مرتبہ لایا گیا تو اس کا پاؤں کاٹ دیا جب تیسری مرتبہ لایا گیا تو اس کا دوسرا ہاتھ کاٹ دینا چاہتے تھے تو ان سے علیؓ نے کہا ایسا نہ کیجئے آپ صرف ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کاٹ سکتے ہیں مگر آپ اسے قید کر دیجئے۔

عہد فاروقیؓ میں مرتدین کو توبہ کرنے کی مہلت دینے کے لئے بھی جیل میں قید رکھا جاتا تھا۔ (۱۶) علاوہ ازیں دورِ فاروقی میں جیل کو بطور حوالات بھی استعمال کیا گیا۔ یعنی کہ ملزم پر جب تک جرم ثابت نہ ہو جاتا، اس کو جیل میں بند رکھا جاتا تھا۔

عہد عثمانیؓ۔۔۔ جیل خانہ

حضرت عثمانؓ عدل و انصاف میں حضرت عمرؓ کے پیرو تھے۔ لہٰذا آپؓ کے دور میں جیل خانوں کی سابقہ صورت ہی برقرار رکھی گئی۔ آپؓ نے جن جرائم کی بنیاد پر لوگوں کو جیل میں قید کیا۔ اس سلسلے کی اہم مثالیں درج ذیل ہیں:

ابن قتیبہ حضرت عثمانؓ بن عفانؓ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک شخص صابی کو جیل میں بند کیا۔

"هو ضابی بن الحارث ارطاة من بنی غالب بن حنظلة ، من البراجم و کان استعار کلبا من بعض بنی جرول بن فهشل ، فطال مکثه عنده، فطلبوه فامتنع علیهم، فعرضواله فاخذوه منه فغضب و رمی امهم بالکلب۔۔۔ فاستعدو علیه عثمان بن عفان، فحبسه ولم یزل فی حبس عثمان الی ان مات"(17)

وہ براجم میں سے بنی غالب سے تعلق رکھنے والا ضابی تھا جس نے بنی جرول بن فہشل میں سے کسی سے کتا مستعار لیا تو اس کے پاس کافی مدت گزر گئی جب انہوں نے واپس مانگا تو وہ دینے سے رک گیا انہوں نے زبردستی اس سے لیا، اس بنا پر وہ ناراض ہو گیا اور ان کی ماں کو کتے کے ساتھ متہم کر دیا انہوں نے عثمانؓ کے پاس دعویٰ کیا تو انہوں نے اس کو جیل میں قید کر دیا اور وہ عثمانؓ کی قید میں رہا جب تک اسے موت نہ آئی۔

حضرت عثمانؓ نے حج اور عمرہ کی اکٹھی نیت پر ایک شخص کو جیل میں قید کر دیا تھا۔" عن عبد العزیز عن ابیه ان عثمان بن عفان سمع رجلا یهل بعمرة و حج فقال : علی بالمهل فضربه و حلقه" (۱۸)

عہد علیؓ۔۔۔ جیل خانہ

حضرت علیؓ نے اپنے دورِ خلافت میں جیل خانے تعمیر کروائے۔ مثلاً کوفہ میں حضرت علیؓ نے کئی ملزموں کو قید کیا انہوں نے نلوں سے ایک قید خانہ تعمیر کرایا اور اس کا نام "نافع" رکھا۔ چنانچہ چوروں نے اس میں نقب لگایا۔ اس کے بعد آپؓ نے کیچڑ سے ایک قید خانہ تعمیر کرایا اور اس کا نام "المخیس" رکھا۔(19)

حضرت علیؓ کے عہد خلافت میں مختلف جرائم کے مرتکبین اشخاص کو جیل خانوں میں قید کرنے سے متعلق چند اہم روایات درج ذیل ہیں:

- امام ابن حزم "المحلی" میں رقمطراز ہیں: "اگر کوئی غلام اپنے آقا کے حکم سے کسی شخص کو قتل کر دے تو حضرت علیؓ غلام کو جیل میں ڈال دیتے"۔(۲۰)
- حضرت علیؓ قرض کی ادائیگی کے لئے بھی جیل میں قید کر دیتے تھے۔ جابر نے کہا: " کان علی یحبس فی الدین" علی قرض کی وجہ سے قید کیا کرتے تھے۔
- ایلاء کی صورت میں چار ماہ گزرنے پر علیؓ آدمی کو جیل میں قید کر دیتے تھے کہ یا رجوع کرے یا طلاق دے:

"عن مجاهد عن علیؓ قال: اذا مضت الا ربعة، فانه يحبس حتى يفئ او يطلق " (۲۱) (مجاہد سے روایت ہے کہ علیؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب چار (ماہ) گزر جائیں تو اسے رجوع کرنے تک، طلاق دینے تک جیل میں قید رکھا جائے)۔

- اگر ایک شخص کسی کو پکڑے اور دوسرا قتل کر دے تو علیؓ پکڑنے والے کو موت تک قید کی سزا دیتے۔ "عن الشعبی عن علی فی رجل قتل رجلا و حبسه ، آخر قال: يقتل القاتل و يحبس الآخر فی السجن حتى يموت"(۲۲)
- حضرت علیؓ رمضان میں شراب پینے پر کوڑوں کے ساتھ ساتھ جیل کی قید کی سزا بھی دیتے تھے۔ "عطاء سے روایت ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ علیؓ نے شاعر نجاشی حارثی کو مارا اس نے رمضان میں شراب پی تھی آپ نے اسے اسی کوڑے لگائے پھر اسے جیل میں قید میں ڈال دیا اگلے روز اسے نکالا اور بیس کوڑے لگائے)۔(۲۳)
- حضرت علیؓ جرم ثابت ہونے تک ملزم کو جیل میں قید کر دیتے تھے۔

عن عكرمة بن خالد:كان لا يقطع سارقا حتى ياتی بالشهداء، فيوقفهم عليه و يسجنه فان شهدواعليه قطعه و ان نكلوا تركه۔(۲۴)

عکرمہ بن خالد سے روایت ہے انہوں نے کہا علیؓ کس چور کا ہاتھ اس وقت تک نہیں کاٹتے تھے جب تک گواہ نہ آجائیں۔ آجاتے تو انہیں اس کے پاس کھڑا کر دیتے اور اسے قید کر دیتے اگر وہ اس پر گواہی دے دیتے تو ہاتھ کاٹ دیتے اور اگر گواہی سے رک جاتے تو اسے چھوڑ دیتے۔

تاریخی حقائق اس طرف اشارہ کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے عہد تک باقاعدہ جیل موجود نہ تھی۔ حضرت عمرؓ پہلے خلیفہ ہیں۔ جنھوں نے باقاعدہ جیل خانہ بنوایا۔ ان کے عہد سے پہلے قید خانہ کی بہت زیادہ ضرورت بھی نہ تھی۔ ریاست چھوٹی تھی اور جرائم بھی کم تھے تو مکان وغیرہ میں مقید کر دیا جاتا تھا۔ دورِ فاروقی میں سلطنت کی وسعت اور جرائم میں زیادتی اس امر کی متقاضی تھی کہ باقاعدہ جیلوں کا نظام وضع کیا جائے۔ دورِ فاروقیؓ میں جیلوں کا باقاعدہ نظام وجود میں آیا۔ جو عہدِ عثمانیؓ اور عہد علیؓ میں وسعت اختیار کر گیا۔

عہد بنو امیہ --- جیل خانہ

بنو امیہ کے دور میں جیلوں کی تعمیر کو وسعت دی گئی۔ اس دور میں مسلمانوں نے جن علاقوں کو فتح کیا ان علاقوں کے سابقہ حکمرانوں کے محلوں اور قلعوں کی طرح ان کی جیلوں سے بھی استفادہ کیا۔ جیسا کہ اکاسرہ کی جیل معاویہ بن ابی سفیانؓ کے دور تک قائم رہی۔(۲۵)

اموی حکمران، عبد الملک کا معتمد علیہ اور مشیر خاص حجاج بن یوسف نے متعدد جیلیں بنوائیں اور ان کے مختلف نام رکھے۔ جیسے سجن نعلع، نعلع بصرہ اور کوفہ کے درمیان ایک جگہ تھی۔ جہاں حجاج نے جیل بنوائی اور بعض کے نام ان کی صفت کی بنیاد پر رکھے۔ مثلاً سجن الدیماس اس کا نام دیماس اس کے اندھیرے ہونے کی وجہ سے رکھا۔ حجاج نے بعض قدیم قلعوں کو جیل قرار دیا۔ مثلاً ابرز کا قلعہ (۲۶) وہ مردوں اور عورتوں کو ایک ہی جگہ قید کرتا تھا۔ اور قید خانے میں کوئی چھت نہ تھی کہ لوگ گرمی میں سورج کی تمازت سے اور سردی میں ٹھنڈک اور بارش سے بچ سکیں۔ کہا جاتا ہے کہ حجاج کے جیل خانوں میں ایک دن میں اسی، اسی ہزار تک افراد قید رہے ہیں جن میں سے تیس ہزار عورتیں ہوتی تھیں۔ دیماس کے قید خانے کے علاوہ عارم کا قید خانہ بھی بہت مشہور تھا۔ یہ قید خانہ بڑا وحشت ناک، سرد اور تاریک تھا۔(۲۷)

عہد بنو امیہ میں مخالفین یا حکم نہ ماننے والوں کو بڑے پیمانے پر دبانے کے لئے جیلوں میں قید کیا گیا۔ حجاج بن یوسف کی ابن الاشعث (مشہور جرنیل) سے دشمنی تھی کیونکہ اس نے حجاج کا رتبیل (ترک فرمانروا) کے ملک میں لشکر

داخل کرنے کا حکم نہیں مانا تھا، اس کے نتیجے میں بغاوت کی سی کیفیت رونما ہو گئی۔ ۸۳ھ کے آغاز میں حجاج نے ابن الاشعت کی فوج پر قابو پالیا اور اس کے ہزاروں افراد کو جیل میں قید کر دیا۔ ان میں سے اکثر بعد میں قتل کر دیئے گئے۔(۲۸) فتنہ ابن الاشعت کے دوران مکہ کے گورنر عبد القری نے سعید بن جبیر اور مجاہد بن جبیر کو حجاج بن یوسف کی مخالفت کرنے پر جیل میں قید کر دیا۔(۲۹)

حضرت عمر بن عبد العزیزؒ (۹۹ھ تا ۱۰۱ھ) کا دور جیل خانہ کی اصلاح کے حوالے سے ایک اہم دور ہے۔ جیل خانہ جات کو بہترین انتظامی بنیادوں پر چلانے کے لئے عمر بن عبد العزیزؒ جیل سے متعلق اہم امور اور قیدیوں سے حسن سلوک کے بارے میں عمال کو وقتاً فوقتاً ہدایات جاری فرماتے رہتے تھے۔ "جو لوگ قید خانوں میں ہیں ان کے حال پر نظر کرو، ایسے لوگ جن کے ذمے کوئی حق ہو، انہیں اس وقت تک جیل میں قید نہ کرو، جب تک وہ حق ثابت نہ ہو جائے۔ سزا میں حد سے نہ بڑھو، جب تم کسی قوم کو قرض کی ادائیگی کے لئے جیل میں قید کرو تو ان کو اور بد معاش لوگوں کو ایک کوٹھڑی میں اور ایک ہی جیل میں جمع نہ کرو، عورتوں کے لئے علیحدہ جیل بناؤ"۔(۳۰)

عہدِ بنو امیہ میں جیل خانہ مختلف جرائم کے مرتکبین کے لئے بھی بطور سزا گاہ مستعمل رہا۔ "کوفہ کے مشہور قاضی شریح نے ایک شخص کو اس کی بیٹی کے مرتادانہ کرنے پر قید کر دیا۔ قاضی شریح قرض کی وجہ سے جیل کی قید میں ڈال دیا کرتے تھے۔ ایک شخص نے ان کی عدالت میں ان کے بیٹے عبد اللہ کے خلاف دعویٰ کیا کہ آپ کے بیٹے نے ایک شخص کی ضمانت دی تھی اور وہ اس کا کفیل بنا تھا۔ قاضی شریح نے اپنے بیٹے کو جیل کا حکم سنایا۔ (۳۱) مدینہ کے قاضی محمد بن عمران طلحی نے ایک شخص کو توہین عدالت پر جیل کی سزا دی (۳۲) اموی حکمران سلیمان بن عبد الملک کے گورنر یزید بن مہلب نے قتیبہ بن مسلم کے قاتل وکیع بن سود کو پکڑ کر سزا دی اور جیل میں قید کر دیا۔ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے سرکاری مال بیت المال میں جمع نہ کروانے پر یزید بن مہلب کو جیل بھیجنے کا حکم دیا۔ (۳۳) اسی طرح مرار بن سعید اور اس کا بھائی بدر چور تھے۔ ان دونوں کو اکٹھے قید کی سزا دی گئی اور جیل بھیج دیا گیا۔(۳۴)

الغرض بنو امیہ میں قید و بند نے خاصی وسعت اختیار کر لی تھی۔ جس کے لئے وسیع پیمانے پر نئی جیلوں کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جن کو مخالفین، باغیوں کو دبانے اور ان کی شورشوں سے نپٹنے کے لئے استعمال کیا گیا، علاوہ ازیں قتل، چوری، غبن اور توہین عدالت کا ارتکاب کرنے والوں کو بھی جیلوں میں بھیجا گیا۔

عہد عباسی۔۔۔ جیل خانہ

عہد عباسی میں شہریوں کی جان ومال کی حفاظت، امن وامان کے قیام کے لئے شر پسند عناصر کا خاتمہ کیا گیا اور جرائم کے مرتکبین کو مختلف سزائیں دی گئیں "اس غرض کے لئے عباسیوں نے بہت سے قید خانے بنوار کھے تھے۔ ان میں زمین دوز قید خانے بھی تھے "۔(۳۵) بنو عباس میں جیل خانوں کی اصلاح سے متعلق گرانقدر خدمات خلیفہ ہارون الرشید نے انجام دیں۔ امام یوسف (شاگرد امام ابو حنیفہ) نے ہارون الرشید کو جیلوں کی اصلاح اور قیدیوں کی فلاح وبہبود سے متعلق تعلیم دی اور "کتاب الخراج" میں مستقل باب "باب الحبس" کے نام سے لکھا۔

جیلوں کو مخالفین حکومت اور باغیوں کی قید کے لئے کثرت سے استعمال کیا گیا "عبد اللہ بن علی نے اپنے بھتیجے عباسی حکمران ابو جعفر منصور کے خلاف بغاوت کی تو بطور سزا اس کو جیل میں قید کر دیا گیا وہ سات سال جیل میں رہ کر مر گیا"۔(۳۶) ابو جعفر منصور نے وہم کی بنیاد پر کہ وہ اس کے خلاف بغاوت کریں گے عبد اللہ بن محمد بن حسن بن ابی طالب اور اس کے خاندان کو جیل میں قید کر دیا۔ ان کو مدینہ کی جیل سے عراق کی جیل میں بیڑیاں ڈال کر منتقل کیا گیا اور ھاشمیہ میں قید کر دیا گیا۔(۳۷) یہ ایک زیر زمین تہہ خانہ تھا۔ جہاں وہ دن کی روشنی اور رات کی تاریکی میں فرق نہ کر سکتے تھے۔(۳۸) یحییٰ بن عبد اللہ نے عباسیوں کے خلاف خروج کیا ہارون الرشید نے صلح کرنے کے بعد ان کی غیر معمولی مقبولیت اور علویوں کی دوبارہ شورش سے خائف ہو کر انہیں جیل میں ڈال دیا جہاں ان کا انتقال ہو گیا۔(۳۹)

ٹیکس کی عدم ادائیگی پر بھی جیل میں ڈال دیا جاتا تھا۔ عباسی حکمران ہارون الرشید نے ایک شخص کو مامور کیا کہ جو ٹیکس ادا نہ کرے اسے مارا جائے اور جیل میں قید کر دیا جائے۔ (۴۰) قرض کی عدم ادائیگی پر بھی جیل کی سزا دی جاتی۔ معروف ترین عرب مصنف صفی الدین عبد المومن کو محض تین سو دینار کو قرض کی عدم ادائیگی پر آخری عباسی خلیفہ کے دور میں جیل میں ڈال دیا گیا۔ (۴۱) فیصلہ ماننے سے انکار کرنے پر بھی جیل کی سزا دی جاتی تھی۔ شریک بن عبد اللہ النخعی قاضی کوفہ نے والی کوفہ محمد بن سلیمان بصرہ کی جیل میں ایک شخص دو مختلف وجوہات سے قید دیکھا، ایک مرتبہ دیکھا جب وہ برائی کی طرف میلان رکھنے کی وجہ سے قید تھا، پھر جب دوبارہ دیکھا، وہ قضاء سے انکار کرنے کی وجہ سے قید تھا۔(۴۲)

خلافتِ عباسیہ کا اقتدار ہندوستان پر بھی رہا۔ ان عباسی امراء وحکام نے پولیس، فوج، دار القضاء، دار البرید اور جیل خانہ جات وغیرہ کے مستقل شعبے قائم کئے۔ لہٰذا ہر چھوٹے بڑے شہر میں جیل خانہ ہوتا تھا۔ "دیبل کے جیل خانہ کے

بارے میں بلاذری نے تصریح کی ہے کہ "عنبه بن اسحاق الضی" نے وہاں کے بت خانے کے مینارہ کو منہدم کر کے اس کو جیل خانہ بنایا تھا۔ (۴۳) بعض قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ قیدیوں کی کوٹھریاں ساگوان کی لکڑی کی بنائی جاتی تھیں۔اس دور کا ایک شاعر جیل خانہ کے رات دن یوں بیان کرتا ہے:

اما النهار ففی قید و سلسة

و اللیل فی جون منحوف من الساخ(۴۴)

دن تو بیڑی اور زنجیر میں گزر جاتا ہے اور رات ساگوان کے صندوق میں کٹتی ہے۔

سندھ کے جیل خانہ میں وہی نظام تھا۔ جو عباسی دور میں دیگر جیلخانوں میں رائج تھا۔

عباسی دور خانہ میں نظام جیل خانہ جات بہت ترقی کر چکا تھا۔ اس دور میں جتنے نئے شہر آباد کیے گئے۔ وہاں محل اور دوسری عمارتوں کے ساتھ جیلیں بھی تعمیر کی گئیں۔ مثلاً انہوں نے ہاشمیہ، بغداد اور سامراء آباد کیے تو وہاں جیلیں بھی تعمیر کیں۔(۴۵)

عرب میں دو طرح کی جیلیں تھیں ایک سطحی اور دوسری جوفی۔ سطحی جیلیں زمین کے اوپر اور جوفی زیر زمین میں تعمیر کی جائیں۔ سطحی جیلوں میں نجران، مکہ اور تمامہ کی جیلیں جبکہ جوفی جیلیں تہہ خانوں یا کنوؤں کی شکل میں بنائی جاتیں مثلاً حجاج کی دیماس والی جیل۔(۴۶)

خلاصہ بحث

الغرض جیل خانے کا باقاعدہ تصور اسلام میں ملتا ہے۔ قرآن کریم میں سورۃ یوسف میں جیل کے لئے "سجن" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ عہد نبوی ﷺ اور صدیقی میں سزائے قید دی جاتی تھی، لیکن جیلوں کا باقاعدہ نظام موجود نہ تھا۔ جیلوں کا باقاعدہ آغاز عہد عمرؓ میں ہوا۔ جب حضرت عمرؓ نے ایک مکان خرید کر اسے قید خانے میں تبدیل کیا۔ عہد عثمانؓ میں قید خانوں کی سابقہ صورت برقرار رکھی گئی۔ جبکہ عہد علیؓ میں مٹی کے ڈھیلوں سے جیلیں تعمیر کی گئیں۔ عہد بنوامیہ کے حکمرانوں نے پکے جیل خانوں کو رواج دیا۔ مگر ان کی حیثیت دارالاصلاح سے زیادہ ذاتی انتقام کے عقوبت خانوں کی رہی۔ عباسی عہد میں قید خانوں کو زیادہ تر سیاسی مخالفین اور باغیوں کی قید کے لئے استعمال کیا گیا۔ اس مقصد کے لئے بہت سی

جیلیں تعمیر کی گئیں ان میں زیر زمین جیلیں بھی تھیں۔ مختلف جرائم مثلاً قتل، چوری، غبن، قرض کی عدم ادائیگی اور توہین عدالت کے ارتکاب پر سزائے قید دی جاتی اور جیلوں میں بھیج دیا جاتا تھا۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات وحواشی (References)

(۱) شبلی نعمانیؒ، سید سلیمان ندوی، علامہ، سیرۃ النبی ﷺ، الفیصل ناشران وتاجرانِ کتب، لاہور، ۱۹۹۱ء، ۱/ ۱۰۱

ShibliNaumani, SayyidSulaimanNadvi, Allamah, Seerah al-Nabi, al-Faisal NashiranwaTajiranKutub,Lahore, 1991, 101/1

(۲) ابو داؤد، سلیمان بن اشعث السجستانی، سنن ابی داؤد، کتاب القضاء، باب فی الحبس فی الدین وغیرہ، رقم الحدیث: ۳۶۳۲، دار الکتاب العربی، بیروت، س۔ن، ۳/ ۳۵۰

Abu Daud, Sulaiman bin Ash'ath al-Sajistani, SunanabiDaud, Kitab al-Qada, Bab fil al-habs fi al-dayn and others, Hadith No. 3632, Dar al-Kitab al-'Arabi, Bairut, ND, 3/350

(۳) ایضاً، رقم الحدیث: ۳۶۳۰، ۳/۳۴۹

Ibid, Hadith No. 3630, 3/349

(۴) البیھقی، ابو بکر احمد بن الحسین، السنن الکبریٰ، کتاب النفقات، باب الرجل یحبس الرجل للآخر فیقتلہ، رقم الحدیث: ۱۵۸۰۸، مکتبۃ دار الباز، مکۃ المکرمۃ، ۱۴۱۴ھ، ۸/ ۵۰

Al-Baihqi, Abu Bakr Ahmad bin al-Hussain, al-Sunan al- Kubra, Kitab al-Nafqat, Bab al-Rajulyahbis al-Rajullilaakharfayaqtuluhu, Hadith No. 15808, maktaba, dar al-Baz, Makkah, 1414AH, 8/50

(۵) ندوی، شاہ معین الدین، خلفائے راشدین، الرحمن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۱ء، ص: ۵۷

Nadvi, Shah Muin al-Din, Khulafrashidin, al-RehmanPublications, Lahore, 2011, pp 570

(۶) عبد الرزاق، ابو بکر بن ہمام الصنعانی، المصنف، کتاب العقول، باب الحر یقتل العبد عمداً، رقم الحدیث: ۱۸۱۳۹، المکتب الاسلامی، بیروت، ۱۴۰۳ھ، ۹/ ۴۹۱

Abdul Razzaq, Abu Bakr bin Humam al-San'ani, al-Musannaf, Kitab al-Uqool, Bab al-Hurryaqtul al-Abdamadan, Hadith No. 18139, al-MaktabIslami, Bairut, 1403AH, 9/491

(۷) الترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، الجامع الصحیح، ابواب الحدود، باب ماجاء فی النفی، رقم الحدیث: ۱۴۳۸، داراحیاء التراث العربی، بیروت، س۔ن، ۴/ ۴۴

Al-Tirmazi, Abu AisaMuhamamd bin Aisa, al-Jami' al-Sahih, Abwab al-Hudud, Bab Ma Ja fi al-Nafy, Hadith No. 1438, Dar Ihya al-Turath al-Arabi, Bairut, ND, 4/44

(۸) ابو یوسف یعقوب بن ابراھیم، قاضی، کتاب الخراج، دارالمعرفۃ للطباعۃ والنشر، بیروت، س۔ن، ص: ۱۷۴

Abu Yousuf, Yaqub bin Ibrahim, Qadi, Kitab al-Khiraj, Dar al-Ma'rifah, Bairut, ND, pp174

(۹) شبلی نعمانی، علامہ، الفاروق، المیزان ناشران وتاجران کتب، لاہور، ۲۰۱۱ء، ص: ۲۰۵، ۲۰۶

ShibliNaumani, Allama, al-Farooq, al-MizanNashiranwaTajiranKutub Lahore, 2011, pp 205, 206

(۱۰) ثناء اللہ پانی پتی، قاضی، تفسیر المظہری، اشاعۃ العلوم، حیدر آباد، دکن، س۔ن، ۳/ ۹۰

Thana Allah, Panipatti, Qadi, Tafsir al-Mazhari, Isha'ah al-Ulum, Haidarabad, dakkan, ND, 3/90

(۱۱) بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الخصومات، باب الربط والحبس فی الحرم، دار ابن کثیر، بیروت، ۱۴۰۷ھ ،۲/ ۸۵۳

Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, al-Jami' al-Sahih, Kitan al-Khusumat, Bab al-Rabtwa al-Habs fi al-Haram, Dar IbnKathir, Bairut, 1407AH, 2/853

(۱۲) البلاذری، ابو الحسن، فتوح البلدان، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۳۹۸ھ، ص: ۴۴۸، ۴۴۹؛ شبلی نعمانی، الفاروق، ص:۲۰۶

Al-Baladhuuri, abu al-Hasan, Futuh al-Buldan, Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, Bairut, 1398AH, pp 448, 449; ShibliNaumani, al-Farooq, pp 206

(۱۳) ابن قدامہ، ابو محمد عبداللہ بن احمد، المغنی، دارالفکر، بیروت، ۱۴۰۵ھ، ۱۰/ ۳۴۳

IbnQudamah, Abu Muhammad Abdullah bin Ahmad, al-Mughni, Dar al-fikr, Bairut, 1405AH, 10/343

(۱۴) البیہقی، السنن الکبریٰ، کتاب آداب القاضی، باب مایفعل شاھد الزور، رقم الحدیث: ۲۰۲۷۸، ۱۰/ ۱۴۱

Al-Baihqi, al-Sunan al- Kubra,KitabAdab al-Qadi, Bab ma Yafa'lShahid al-Zoor, Hadith No. 20278, 10/141

(۱۵) عبدالرزاق، المصنف، کتاب اللقطہ، باب قطع السارق، رقم الحدیث: ۱۸۷۶۶، ۱۰/ ۱۸۶

Abdul Razzaq, al-Musannaf, Kitab al-Luqtah, Bab Qat' al-Sariq, Hadith No. 18766, 10/186

(۱۶) ابن حزم، ابو محمد علی احمد بن سعید، المحلی، تحقیق لجنۃ احیاء التراث العربی دارالجیل، س۔ن، ۱۱/ ۱۹۱

IbnHazm, Abu Muhammad AliAhmad binSaeed, al-Mahalla, Tehqiq: LajnahIhya al-Turath al-Arabi, Dar al-Jeel, ND, 11/191

(۱۷) ابن قتیبہ، الشعر والشعراء، ۲۶۷/۱۔۲۶۸؛ طبری، ابو جعفر محمد بن جریر، تاریخ الطبری، دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۷ھ، ۵/ ۴۲۰

IbnQutaibah, al-Shi'rwa al-Shuara, 1/ 267, 268; Tabarai, Muhammad bin Jareer, Tarikh al-Tabari, Dar al-Kutab al-Ilmiyyah, 1407AH, 5/420

(۱۸) ابن حزم، المحلی، ۷/ ۱۰۷

IbnHazm, al-Mahalla, 7/107

(۱۹) الحصکفی، علاؤ الدین محمود علی بن عبد الرحمن، الدر المختار، دار الفکر، بیروت، ۱۳۸۶ھ، ۵/ ۳۷۷

Al-Haskafi, Ala al-Din, Mahmud Ali bnAbd al-Rehman, al-Dur al-Mukhtar, Dar al-Fikr, Bairut, 1386AH, 5/377

(۲۰) ابن حزم، المحلی، ۱۰/ ۵۰۸

IbnHazm, al-Mahalla, 10/508

۲۱۔ عبد الرزاق، المصنف، کتاب الطلاق، باب انقضاء الاربعۃ، رقم الحدیث، ۱۱۶۵۶، ۶/ ۴۵۷

Abdul Razzaq, al-Musannaf, Kitab al-Talaq, Bab Inqada al-Arb'ah, Hadith No. 11656, 6/457

۲۲۔ ایضاً، کتاب العقول، باب الرجل یمسک الرجل فیقتلہ الآخر، رقم الحدیث: ۱۸۰۸۹، ۹/ ۴۸۰

Ibid, Kitab al-Uqool, Bab Yumsikal-Rajulfayaqtuluhu al-Akhar, Hadith No. 18089, 9/480

(۲۳) ایضاً، کتاب الطلاق، باب من یشرب الخمر فی رمضان، رقم الحدیث: ۱۳۵۵۶؛ البیہقی، السنن لکبریٰ. کتاب الاشربتہ ولحد فیھا، باب ماجاء فی حد الخمر، رقم الحدیث: ۱۷۳۲۴، ۸/ ۳۲۱

Ibid, Kitab al-Talaq, Bab Man Yashrab al-Khamr fi Ramadan, Hadith No. 13556; Al-Baihqi, al-Sunan al- Kubra,Kitab al-Ashribahwa al-Haddfiha, Bab ma ja'a fi Hadd al-Khamr, Hadith No. 17324, 8/321

(۲۴) عبد الرزاق، المصنف، کتاب اللقطۃ، باب الشھادۃ علی السرقۃ واختلاف الشھود، رقم الحدیث: ۱۸۷۷۹، ۱۰/ ۱۹۰

Abdul Razzaq, al-Musannaf, Kitab al-Luqtah, Bab al-Shahadahala al-SarqahwaIkhtilaf al-Shuhood, Hadith No. 18779, 19/190

(۲۵) یاقوت الحموی، شہاب الدین ابی عبد اللہ بن عبد اللہ، معجم البلدان، دار صادر، بیروت، س۔ن، ۳/ ۱۷۴

Yaqut al-Hamavi, Shahb al-Din, abi Abdullah bin Abdullah, Mu'jam al-Buldan, Dar Sadir, Bairut, ND, 3/174

(۲۶) ایضاً، ۲/ ۵۴۴، ۵/ ۳۴۹

Ibid, 2/544, 5/349

(۲۷)　المسعودی، ابو الحسن علی بن الحسین بن علی، مروج الذھب و معادن الجوھر، مکتبہ السعادۃ، ۱۹۵۸ء، ۳/ ۱۷۶،۱۷۵،۸۵

Al-Mas'udi, Abu al-Haasan Ali bin al-Hussain bin Ali, Muruj al-DhahabwaMa'adin al-Jauhar, Maktabah al-S'adah, 1985, 3/175,176,85

(۲۸)　ابن کثیر، عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن عمر، البدایۃ والنھایۃ، دار ابن کثیر، بیروت، ۱۴۲۸ھ، ۹/ ۱۷۸، ۲۰۱

IbnKathir, Imad al-Din, abu al-Fida' Isma'il bin Omar, al-Bidayahwa al-Nihayah, Dar IbnKathirBairut, 1428 AH, 9/178, 201

(۲۹)　ایضاً، ۲۶۸/ ۹؛ ابن خلدون، عبد الرحمن، تاریخ ابن خلدون، دار الکتب العلمیۃ، ۲۰۰۳ء، ص: ۵۷، ۶۳

Ibid 9/268; IbnKhallidun, Abd al-Rehman, TarikhIbnKhallidun, Dar al-Kutab al-Ilmiyyah, Bairut, 2003, pp 57, 63

(۳۰)　ابن سعد، محمد، الطبقات الکبری، دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت، ۱۴۱۴ھ، ۴/ ۳۷،۳۶

IbnSa'd, Muhammad, al-Tabaqat al-Kubra, Dar al-Fikr, Bairut, 1414AH, 4/36, 37

(۳۱)　وکیع، محمد بن خلف بن حیان، اخبار القضاۃ، عالم الکتب، بیروت، س۔ن، ۲/ ۲۲۹، ۳۰۸، ۳۱۷

Waki' Muhammad bin Khalf bin Hayyan, Akhbar al-Qudat, Aalim al-Kutub, Bairut, ND, 2/229, 308, 317

(۳۲)　ایضاً، ۱/ ۱۹۰، ۱۹۱

Ibid, pp 190, 191

(۳۳)　ابن کثیر، البدایۃ والنھایۃ، ۳۶۲/ ۹؛ بلاذری، فتوح البلدان، ص: ۴۱۴

IbnKathir, al-Bidayahwa al-Nihayah, 9/362; Baladhuri, Futuh al-Buldan, pp 414

(۳۴)　وکیع، اخبار القضاۃ، ۱/ ۱۷۱

Waki', Akhbar al-Qudat, 1/171

(۳۵)　ابن کثیر، البدایۃ والنھایۃ، ۳۷۸/ ۱۰؛ المسعودی، مروج الذھب و معادن الجوھر، ۳/ ۳۰۰

IbnKathir, al-Bidayahwa al-Nihayah, 10/378;Al-Mas'udi, Muruj al-DhahabwaMa'adin al-Jauhar, 3/300

(۳۶)　ابن کثیر، البدایۃ والنھایۃ، ۱۰/ ۲۹۱، وکیع، اخبار القضاۃ، ۳/ ۹۳

IbnKathir, al-Bidayahwa al-Nihayah, 10/291;Waki', Akhbar al-Qudat, 3/93

(۳۷)　ابن کثیر، البدایۃ والنھایۃ، ۱۰/ ۳۱۴، ۳۱۵؛ یعقوبی، احمد بن اسحاق بن جعفر، تاریخ یعقوبی، دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۲۳ھ، ۲۵۹/ ۲؛ بلاذری، فتوح البلدان، ص: ۲۸۵

IbnKathir, al-Bidayahwa al-Nihayah, 10/314, 315;Yaqubi, Ahmad bin Ishaq bin Jafar, TarikhYaqubi, Dar al-Kutub, al-Ilmiyyah, 1423AH, 2/259;Baladhuri, Futuh al-Buldan, pp 285

(۳۸) المسعودی، مروج الذھب و معادن الجوھر، ۳/ ۳۱۰

Al-Mas’udi, Muruj al-DhahabwaMa’adin al-Jauhar, 3/310

(۳۹) یعقوبی، تاریخ یعقوبی، ۲/ ۲۸۶

Yaqubi,TarikhYaqubi, 2/ 286

(۴۰) ابن کثیر، البدایۃ والنھایۃ، ۱۰/ ۴۵۵

IbnKathir, al-Bidayahwa al-Nihayah, 10/455

(۴۱) اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب، لاہور، ۱۹۶۸ء، ۱۲/ ۱۴۱، ۱۴۰

Urdu Encyclopaedia of Islam, Danish gah, Punjab, 1968, 12/141, 140

(۴۲) وکیع، اخبار القضاۃ، ۱/ ۲۷

Waki', Akhbar al-Qudat, 1/27

(۴۳) بلاذری، فتوح البلدان، ص: ۴۲۵

Baladhuri, Futuh al-Buldan, pp425

(۴۴) مبارکپوری، قاضی اطہر، مولانا، خلافت عباسیہ اور ہندوستان، اسلامک پبلشنگ ہاؤس، س۔ن، ص: ۲۸۰

Mubarakpuri, QadiAthar, Maulan, KhilafatAbbasiyyahaur Hindustan, Islamic Publishing House, ND, pp 280

(۴۵) یاقوت الحموی، معجم البلدان، ۳/ ۱۷۴، ۵/ ۳۸۹

Yaqut al-Hamavi, Mu’jam al-Buldan, 3/174, 5/389

(۴۶) بلاذری، فتوح البلدان، ۲/ ۴۳۲، ۳/ ۵۱۰؛ یاقوت الحموی، معجم البلدان، ۵/ ۲۷۰، ۲/ ۵۴۴؛ ابن قتیبہ، الشعر والشعراء، ۱/ ۲۷۰

Baladhuri, Futuh al-Buldan, 2/432, 3/510; Yaqut al-Hamavi, Mu’jam al-Buldan, 5/270, 2/544; IbnQutaibah, al-Shi’rwa al-Shuara, 1/270

☆☆☆☆☆